تشہد میں انگلی کا اشارہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومحققین کہ نماز کے التحیات میں کلمہ شہادت کی ادائیگی میں شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا مسنون ہے یا نہیں؟ کیونکہ بعض حنفی علماء کرام نے اس کو مکروہ اور حرام تک لکھا ہے جن میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی ہے۔ براہ کرام وضاحت فرمائیں۔

سائل: محمد اکرام، علامہ اقبال کالونی فیصل آباد

الجواب باسم الوھّاب

تمام علماء کرام احناف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ التحیات میں انگلی کا اشارہ کرنا شرعاً مسنون ہے جس کی صورت یہ ہے کہ التحیات میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھیں اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر پھر جب اشارہ کرنے کا وقت آئے تو دو انگلیاں (چھوٹی اور ساتھ والی) ہتھیلی کے ساتھ ملی رہیں اور بیچ کی انگلی و انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنا لیا جائے اور اشھد ان لا میں لا پر انگلی اٹھا کر اشارہ کے لیے قبلہ رخ رکھیں (آسمان کی طرف نہ کریں) اور الا اللّٰہ پر اشارہ ختم کریں، انگلی نیچے رکھ دیں (انگوٹھے کے دائرہ پر) آخر التحیات تک باقی رکھیں یہ افضل ہے۔ عبارات فقہ واحادیث ذیل میں ہیں:

(١) و فی الطحطاوی علی المراقی: تکون اشارته الی جهة القبلة۔ (ص٢٢٩)

(٢) قال ملا علی القاری فی رسالته تزیین العبارة: ...... المعتمد عندنا انه لا یعقد یمناه الا عند الاشارة لاختلاف الفاظ الحدیث ...... و الصحیح المختار عند جمهور اصحابنا ان یضع کفیه علی فخذیه ثم عند وصوله الی کلمة التوحید یعقد الخنصر و البنصر و یحلق الوسطٰی و الابهام و یشیر بالمسبحة رافعا لها عندالنفی واضعًا عند الاثبات ثم یستمر علی ذلك۔ (عن التعلیق الممجّد علی المؤطا لامام محمد، ص١٠٨)

(٣) و فی الشامیه: عن اصحابنا جمیعًا انه سنة فیحلق ابهام الیمنٰی و وسطاها ملصقًا رَأسها برأسها و یشیر بالسبابة۔

(ج٢، ص٢١٧، صفة الصلوٰة، ط: امدادیه ملتان)

(٤) و فی المؤطا لامام محمد: (عن ابن عمر) کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا جلس فی الصلوٰة وضع کفّهٗ الیمنٰی علی فخذه الیمنٰی و قبض اصابعه کلها و اشار باصبعه التی تلی الابهام ...... قال محمد و بصنیع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نأخذ وهو قول ابی حنیفة (ص١٠٨، ١٠٩) یہی حدیث مسلم ج١، ص٢١٦ باب صفة الجلوس فی الصلوٰة میں ہے اور ابو داؤد شریف ج١ ص١٤٩ باب اشارة فی التشهد میں بھی ہے دیگر کتب احادیث میں باقاعدہ باب باندھ کر اشارہ والی احادیث کو ذکر کیا ہے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں: (١) مسند احمد ج١ص ٤٥٩ (٢) نسائی شریف ج١ص ١٧٣ (٣) ترمذی شریف ج١ص ٣٩ (٤) مشکوٰۃ ص ٨٥ (٥) ابن ماجہ شریف (٦) مصنف عبد الرزّاق (٧) سنن کبریٰ بیہقی (٨) مسند دارمی وغیرھا۔

التحیات میں اشهد ان لا پر اشارہ کرنا بے شمار احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ یہ عمل باقاعدہ حضرت نبی کریم علیہ السلام نے خود کیا اور آپ کی اتباع میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی جاری رکھا اور آج تک پوری امت کا اس پر عمل ہے۔

البتہ وہ حضرات جنہوں نے "اشارة فی التشهد" کا انکار کیا ہے وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں جس کی نشاندہی بعد کے علماء کرام نے خوب کی ہے چند اکابر امت کی تحریر ملاحظہ ہو:

(١) فتاویٰ محمودیہ میں ہے: تشہد میں انگلی کا اشارہ مسنون ہے امام ابوحنیفہ کے اصحاب کا کوئی اختلاف نہیں ہے، البتہ مشائخ ماوراء النہر میں مبسوط کتاب کی ایک عبارت کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ یہ سمجھے کہ اس میں دو روایتیں ہیں (حالانکہ ایسا نہیں) اسی بناء پر خلاصہ کیدانی، سراجیہ، بزازیہ......وغیرہ میں ممنوع لکھا ہے (یعنی مغالطہ کی وجہ سے انکار کر بیٹھے)۔ (محمودیہ، ج٩ص ٣٤٧)

(٢) علامہ عبد الحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل کے ساتھ منکرین کا رد کیا ہے، دیکھیے: مجموعۃ الفتاویٰ (ج١ص ١٩٣)

(۳) صاحب دُرِّ مختار نے بھی منکرین اشارہ کا ردکیا ہے اور فرمایا الصحیح انه یشیر بمسبّحته صحیح یہی ہے کہ شھادت والی انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے پھر فرمایا منکرین کی بات روایت ودرایت (نقل وعقل) کے خلاف ہے۔ (۴) علامہ شامی رحمہ اللہ نے بھی تردید فرمائی ہے۔ (الدر مع الرد، ج۲، ص ۲۱۷)

(۵) صاحب المراقی نے بھی ردکیا ہے، دیکھیے طحطاوی مع المراقی (ص ۲۶۹)

(٦) حضرت شیخ احمد سرہندی سے چونکہ مکتوبات میں اشارہ کرنے کا انکار ثابت تھا تو ان کے صاحبزادہ شیخ محمد صادق اور شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہما نے وضاحت کی کہ اشارہ کرنا مسنون ہے۔ (مدلل نماز از شیخ الحدیث فیض احمد، ص ۱۵۹) .... فقط واللہ اعلم

کتبہٗ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہٗ الغنی

غرہ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ



تصدیق

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

(صدر دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

الجواب صحیح و المجیب نجیح

تفصیل کے لیے حضرت ملا علی القاری الحنفی رحمہ اللہ کا رسالہ "تزیین العبارہ فی تحسین الاشارہ" اور علامہ شامی رحمہ اللہ کا رسالہ "رسائل ابن عابدین" جلد اوّل ص ۱۱۹ میں ہے اس کا نام "رفع التردد فی عقد الاصابع عند التشهد" ہے، اسے دیکھیے۔ نیز حضرت علامہ عبدالحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الوقایہ کے مقدمہ، حاشیہ اور "السعایه فی کشف ما فی شرح الوقایة" میں اس پر مفصل بحث فرمائی ہے، اسی طرح حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے "معارف السنن" میں اس کو بڑی بسط وتفصیل سے لکھا ہے اور منکرین کا رَدّ فرمایا ہے۔

حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ اس کا انکار فرمایا ہے، لکن الحق ان الحق لیس معه فی هذه المسئله، خود ان کے فرزند ارجمند رحمہ اللہ نے ان کے جواب میں مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ حق یہی ہے کہ تشہد میں اشارہ بالسبابۃ مسنون ہے۔ والحق احق ان یتبع فقط واللہ اعلم

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہٗ

خادم الافتاء بالجامعۃ الحقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۴۳۷/۵/۴ھ ۲۰۱٦/۲/۱۳ء

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا